قصیدۂ حضرت حسّان بن ثابتؓ

درمدحِ نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم

رَسُولَ اللّٰہِ ضَاقَ بِنَا الْفِضَاءُ وَجَلَّ الْخَطْبُ وَانْقَطَعَ الْإِخَاءُ

اے اللہ کے رسول ﷺ ہم پر دنیا کا میدان تنگ ہوا اور بہت ہی سخت واقعات درپیش ہوئے اور منقطع ہوگئی اخوت

وَجَاهُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَاهٌ رَفِيعٌ مَا لِرِفْعَتِهِ انْتِهَاءُ

اور اے رسول اللہ ﷺ آپ کا مرتبہ تو بلند ہے کہ اس کی بلندی کی کچھ انتہا ہی نہیں ہے۔

رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي مُسْتَجِيرٌ بِجَاهِكَ وَالزَّمَانُ لَهُ اعْتِدَاءُ

اے اللہ کے رسول ﷺ بے شک میں پناہ چاہنے والا ہوں آپ کے مرتبہ کے وسیلہ سے حالانکہ زمانہ میرے لئے دشمن ہے۔

وَبِي وَجَلٌ شَدِيدٌ مِنْ ذُنُوبِي وَلَا أَدْرِي أَغُفْرٌ أَمْ جَزَاءُ

اپنے گناہ کے باعث سخت تر خوف میں ہوں اور مجھے معلوم نہیں ہے کہ میری بخشش ہوگی یا کہ سزا،

وَمَا كَانَتْ ذُنُوبِي عَنْ عِنَادٍ وَلٰكِنْ بِالْقَضَا غَلَبَ الشَّقَاءُ

مجھ سے گناہ سرکشی سے صادر نہیں ہوئے ہیں لیکن نوشتۂ ازل کے باعث شقاوت غالب ہوئی ہے۔

ظَنِّي فِيكَ يَا طٰهٰ جَمِيلٌ وَمِنْكَ الْجُودُ يُعْهَدُ وَالسَّخَاءُ

اور اے نامور طٰہٰ ﷺ آپ کے حق میں میرا گمان نیک ہے، آپ ﷺ سے بخشش اور سخاوت روشن اور ظاہر ہے

رَجَوْتُكَ يَا ابْنَ آمِنَةَ لِأَنِّي مُحِبٌّ وَالْمُحِبُّ لَهُ الرَّجَاءُ

اے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے میں آپ کا امیدوار ہوں، اس میں کچھ شک نہیں کہ میں محبت رکھنے والا ہوں اور محبت رکھنے والے کے لئے امیدواری ہے۔

فَكَمْ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضْلٌ تَضِيقُ الْأَرْضُ عَنْهُ وَالسَّمَاءُ

اے اللہ کے رسول آپ ﷺ کی بزرگی بہت ہی وسیع ہے جس کی وسعت کے مقابلہ میں زمین و آسمان تنگ ہیں۔

وَكَمْ لَكَ مُعْجِزَاتٌ ظَاهِرَاتٌ كَضَوْءِ الشَّمْسِ لَيْسَ لَهُ خِفَاءُ

اور آپ ﷺ کے معجزات بہت ہی روشن اور ظاہر ہیں مثل آفتاب کی روشنی کے کہ جس سے پوشیدگی اوجھل نہیں ہے۔

رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ فِیْ عَنَاءٍ عَسٰی بِکَ یَنْجَلِیْ ھٰذَا الْعَنَاءُ

اے اللہ کے رسول بے شک میں سختی میں ہوں مگر آپ ﷺ کی برکت سے امید قوی ہے
کہ بہت جلد یہ سختی دور ہو جائیگی۔

اَقِلْنِیْ مِنْ ذُنُوْبٍ اَثْقَلَتْنِیْ فَاَنْتَ لِعِلَّتِیْ نِعْمَ الدَّوَاءُ

آپ ﷺ اپنے گناہ کی معافی چاہئے کہ جو مجھ سے ہوئے ہیں آپ ﷺ میری بیماری کیلئے کیا اچھی دوا ہیں۔

وَخُذْ بِیَدِیْ فَاِنِّیْ عَبْدُ سُوْءٍ عَلٰی کَسْبِ الذُّنُوْبِ لِیَ اجْتِرَاءُ

میرا ہاتھ پکڑیئے میں تو بندہ گناہگار ہوں گناہ کے کام کرنے پر مجھ سے جرأت اور گستاخی ہوئی ہے۔

وَحَاشَا اَنْ اَرٰی ضَیْمًا وَّذُلًّا وَلِیْ نَسَبٌ بِمَدْحِکَ وَانْتِمَاءُ

اور پناہ چاہتا ہوں خواری اور ذلت دیکھنے سے۔ مجھے۔ آپ کی مداحی کی نسبت اور تعلق حاصل ہے۔

وَاَنْتَ اَجَلُّ مَنْ رَّکِبَ الْمَطَایَا وَشِیْمَتُکَ السَّمَاحَۃُ وَالْحَیَاءُ

اور آپ ﷺ اُن لوگوں سے بزرگ ہیں کہ جو سوار ہوئے ہیں ناقہ پر۔
آپ ﷺ کی خصلت و وصف سماحت اور حیا ہے۔

وَحَاشَا اَنْ تَعُوْدَ یَدَایَ صِفْرًا وَفَضْلُکَ لَیْسَ تَنْقُصُہُ الدِّلَاءُ

اور میں پناہ مانگتا ہوں اس امر سے کہ میں خالی ہاتھ ہوں۔ آپ کی بزرگی نہیں ناقص کرتی ہے ڈول کو،

سَمِعْنَا فِی الضُّحٰی وَلَسَوْفَ تَرْضٰی وَفِیْنَا مَنْ یُّعَذَّبُ اَوْ یُسَاءُ

میں نے سورہ والضحیٰ میں ولسوف ترضا سنا ہے اور ہم میں وہ لوگ ہیں جو عذاب دئے جاویں یا رسوا کئے جاویں

وَاَنْتَ مُقَدَّمٌ دُنْیَا وَاُخْرٰی وَصَلّٰی خَلْفَ ظَھْرِکَ اَنْبِیَاءُ

اور آپ ﷺ دنیا اور آخرت کے پیشوا ہیں اور آپ ﷺ کے پیچھے تمام انبیاء نے نماز پڑھی ہے۔

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرَاکَ لَیْلًا وَفِی الْمِعْرَاجِ کَانَ لَکَ ارْتِقَاءُ

پاک وہ ذات جس نے آپ ﷺ کو رات کو سیر کرائی اور آپ ﷺ کے لئے شب معراج میں عظیم بلندی تھی۔

وَنِلْتَ مِنَ السَّعَادَۃِ مُنْتَھَاھَا عُلُوًّا دُوْنَ رِفْعَتِہِ الْعُلَاءُ

اور اپنی انتہائی سعادت مندی کے باعث ایسی بلندی پر پہنچے جہاں تمام رفعتیں پست ہیں۔

فہرست مضامین

نعت : قصیدہ حضرت حسّان بن ثابتؓ ۷

اداریہ : عہد حاضر اور ہم ۱۳

گوشہ اُردو

۱۔ تعلیم وتربیت کی اہمیت بعثت : پروفیسر محمد مشتاق کلوٹہ ۲۷
نبوی ﷺ سے پہلے اور اس کے بعد
سیرت طیبہ ﷺ کے تناظر میں

۲۔ تربیت کا نبوی ﷺ منہج : پروفیسر ڈاکٹر محمد امین ۱۳۹

۳۔ عہد نبوی کے تربیتی ادارے، : مولانا خلیل احمد خدا بخش بلوچ ۱۵۷
نصاب، اہمیت و اسلوب
سیرت طیبہ ﷺ کے تناظر میں

۴۔ تعلیم وتربیت کی اہمیت : پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم ۱۹۵
سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

۵۔ تعلیم وتربیتِ بعثت نبوی ﷺ : محترمہ ثناء ۲۷۷
کے مقاصد کی روشنی میں

۶۔ فکری تربیت کی اہمیت : پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی ۳۲۷
سیرت طیبہ ﷺ و اُسوہ اُنبیاء کی روشنی میں

۷۔ تعلیم وتربیت کا اسلوب و فرضیت : ڈاکٹر سعید احمد صدیقی ۳۹۳
سیرت طیبہ ﷺ کے تناظر میں

۸۔ بچوں کی تربیت : پروفیسر ڈاکٹر سید شاہین شعیب اختر ۴۴۹
سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

۹۔ آپ ﷺ کے عطا کردہ : پروفیسر ڈاکٹر نور محمد غفاری ۴۶۷
معاشی ضوابط اور تاجروں کی تربیت

۱۰۔ ریسرچ اسکالرز سے درخواست: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی ۴۹۸

گوشہ عربی

۱۔ تربية الأطفال و آداب الضرب: الاستاذ الدکتور صلاح الدین ثانی ۴۹۵
فی ضوء القرآن و السیرة النبویة ﷺ

گوشہ سندھی

۱۔ تعليم ۽ تربيت سيرت النبي ﷺ پروفیسر مراد علی راہمون ۵۲۵
جي روشنئي ۾

۲۔ بارجي تعليم ۽ تربيت زرينا قاضي ۵۴۷
سيرت طيبه ﷺ جي روشنئي ۾

گوشہ انگلش

1- Ideal Education System And Training in the light of Seerat Un-Nabi ﷺ 7

G. H. Anjum Khokhar

2- Introduction of Al - Tayyeb Gran Imam of Al - Azha 28

Dr. Gihan Ibrahim Shaaben

گوشہ تعارف و تبصرہ کتب ۵۶۱

تبصرہ نگار: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

- کتاب: جوّدِ القرآن ۲۰۱۰ء
- مجلّہ: پہچان (کتابی سلسلہ) میرپورخاص
- مجلّہ: ششماہی علوم القرآن انڈیا
- مجلّہ: ششماہی الایام، ج/۱، ش/۲، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۰ء
- مجلّہ: ماہنامہ معراج انسانیت سیرت النبی ﷺ نمبر جون، علوم اسلامیہ انٹرنیشنل ۲۰۱۰ء،

گوشہ علمی و تعلیمی خبریں ۶۶

مرتب: پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم، ڈاکٹر مسز بشریٰ بیگ

- ڈاکٹر صلاح الدین ثانی کو وفاقی وزارت امور نوجوان کی جانب سے نیشنل جناح ٹیلنٹ یوتھ ایوارڈ ۲۰۱۰ء دیا گیا،
- جامعۃ الازہر میں مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ پر سیمینار اور تقریری مقابلوں کا انعقاد،
- نیا چینی سال یکم جنوری سے نہیں شروع ہوتا ۲۰۱۱ء خرگوش کا سال ہے،
- رپورٹ قومی سیرت النبی ﷺ زیر اہتمام وفاقی وزارت مذہبی امور اصلاحات وتجاویز،
- جناب مفتی غلام الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی سے تعزیت،
- پروفیسر مولانا شمس الدین صاحب سے اظہار تعزیت،
- پروفیسر حبیب النبی صاحب سے اظہار تعزیت،
- پروفیسر نیلوفر شاہ صاحبہ سے اظہار تعزیت،

- پروفیسر ڈاکٹر ریحانہ فردوس صاحبہ چیئر پرسن شعبہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی سے اظہار تعزیت
- وفاقی وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام علماء و مشائخ کانفرنس ۲۰۱۱ء،

رپورٹ: پروفیسر محمد مشتاق

- چیف ایڈیٹر کا علماء و مشائخ کنونشن ۲۰۱۱ء پر تبصرہ،
- تقریب رونمائی: ''قرون اولیٰ کی خواتین اور انکی علمی و دینی خدمات''
- قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج میں ہفتہ طلباء ۲۰۱۱ء کا انعقاد،
- چیف ایڈیٹر کے مشاہدات و تاثرات و تجاویز: سہ روزہ عالمی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۷ تا ۹ مارچ ۲۰۱۱ء،
- جامعہ کراچی کی فیکلٹی آف اسلامک اسٹیڈیز میں ایڈھاک ازم کا تسلسل
- علماء دیوبند اور علماء بریلی کے اتحاد کا ایک تاریخی معاہدہ،
- CAP ۔ ۲۰۱۰ ۔ ۱۱ء اور نئے ڈی جی پروفیسر ڈاکٹر ناصر انصار کے اہم اقدامات ،
- عالمی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۴ ۔ ۵ دسمبر ۲۰۱۰ء دارالعلوم جامعہ قاہرہ مصر،
- چیف ایڈیٹر کے لئے اعزاز اور سفر مصر

گوشہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی

- انجمن کے زیر اہتمام حسب سابق ۲۰۱۰ ۔ ۱۱ء کے انتخابات اور کامیابی
- اعزاز: علوم اسلامیہ انٹرنیشنل کے تمام مجلات اور ڈاکٹر صلاح الدین ثانی کی تصانیف مکتب اسکندریہ مصر میں دستیاب ہیں

✿✿✿

✿

اداریہ:

عہد حاضر اور ہم

اللہ نے انسان کی تخلیق کے ساتھ اسے بہترین انسان بنانے کے لئے تعلیم و تربیت کا انتظام بھی فرمایا تا کہ انسان حقیقی معنوں میں ''خلیفہ'' اور احسن تقویم کا مظہر ہو۔ سونا کتنی ہی اعلیٰ کوالٹی کا کیوں نہ ہو، ہیرا کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو جب تک سنار اور جوہری اسے تراشتا و سنوارتا نہیں اس کا حسن نکھرتا نہیں ہے، یہی حال انسانی تربیت کا ہے۔

قرآن سے چار مقاصد بعثت نبوی ﷺ معلوم ہوتے ہیں، جو دعاء ابراہیمی کا مظہر اور امت مسلمہ پر احسان (مَنّ) کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں۔ ۱۔ تلاوت کلام اللہ، ۲۔ تزکیہ یعنی فکری تربیت، ۳۔ احکامات الٰہیہ کی تعلیم، ۴۔ حکمت و بصیرت کی تعلیم۔

یہ مقاصد انسان کی فطرت کے مطابق ہیں اور ''فطرت اللہ'' کے قریب لانے کا ذریعہ ہیں،

قرآن حکیم میں ارشادِ مبارک ہے:

لَقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم (۱)

''ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا ہے''۔

ابن العربی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے انسان سے بڑھ کر کوئی خوبصورت چیز پیدا نہیں کی، اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے اسے ان عظیم صفات سے متصف فرمایا، اسے حی، عالم، قادر، صاحب ارادہ، معلم، سننے والا، صاحب بصیرت مدبر اور حکیم بنایا'' (۲) انسان سونا ہے بلکہ ہیرا ہے لیکن جب تک سنار اور جوہری اسے تراشتا و سنوارتا نہیں، اسے صیقل نہیں کرتا وہ نکھرتا نہیں، یہی حال انسانی تربیت کا ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں انسان کے اندر بیرونی جہاں کی تمام خصوصیات ودیعت رکھی گئی ہیں، اس کے اندر عالم روح کے نازک حقائق بھی موجود ہیں اور عالم

خلق کے اہم عناصر بھی اسی طرح نفس ناطقہ بھی موجود ہے، جو خود عالم عناصر کی پیداوار ہے۔ انسان کی اسی جامعیت کے سبب کائنات کی تمام خصوصیات اس میں موجود ہیں۔ اس کے اندر مَـلَـکِـیْ (فرشتوں کی) صفات بھی موجود ہیں، اور درندوں کی خصوصیات بھی۔ چوپاؤں کی کیفیتیں بھی پائی جاتی اور شیطانی خبائث بھی۔ یہ ان صفات الٰہیہ سے متصف ہے، جو حیات علم قدرت ارادہ سمع بصر کلام اور محبت سمیت صفات الٰہیہ کا پرتو ہیں۔ یہ نور عقل سے مزین ہے۔ یہ انوار ظلی اور انوار حقانیہ و ذاتیہ کا مورد ہے۔ انہیں خصوصیات کے سبب اسے خلعت خلافت عطا کی گئی اور اسی سبب سے اسے انی جاعل فی الارض خلیفہ (۳) (میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں) فرمایا گیا۔ جو صفات اوپر بیان ہوئی ہیں۔ تمام صفات انسانوں میں پیدائشی طور پر موجود ہیں۔ مگر بالقوہ، بالفعل نہیں۔ ان میں مفید اور مثبت صفات کو روبہ عمل لانا اور انہیں متحرک کرنا نیز منفی صفات اور ان کے مقتضائے عمل کو دبانا ہی منشائے خداوندی ہے۔ یہی حکم خداوندی بھی ہے اور یہی غرض و غایت اولیں بھی۔ (۴)

دین حنیف کے داعی اکبر ابوالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ جب مرکز ملت اور مرکز توحید کعبۃ اللہ کی بنیادیں اٹھا چکے تھے، اس وقت انہوں نے اللہ عزوجل سے اہل عرب میں ایک نبی مبعوث کئے جانے کی دعا فرمائی:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ○ (۵)

''اے ہمارے پروردگار، ان کے اندر انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے، جو انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، اور ان کے نفس کا تزکیہ کرے۔''

گویا یہ تعمیر کعبہ کے بعد مزدور کی مزدوری کے معاوضہ کا مطالبہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے بعد اپنی آئندہ نسل کی فلاح دنیا و آخرت کے واسطے حق تعالیٰ سے دعاء کی کہ میری اولاد میں ایک رسول بھیج دیجئے، جو ان کو آپ کی آیات تلاوت کر کے سنائے، کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کو ظاہری و باطنی آلائشوں سے پاک وصاف

کردے۔ حدیث میں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا قبول ہوئی اور حق تعالیٰ کی طرف سے آپ کو یہ جواب ملا کہ یہ رسولِ اعظم رسالت عظمیٰ کے منصب جلیلہ پر فائز ہو کر آخری زمانے میں مبعوث ہوں گے۔ اسی بنا پر جب آپ ﷺ خاتم النبیین بن کر تشریف لائے تو روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ میں کون ہوں؟

أنا دعوةُ أبي إبراهيمؑ، وبشارة عيسىؑ و رؤيا امّي

''میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ ماجدہ کے خوب کا مظہر ہوں۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں چار جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت و رسالت کے مقاصد و مناصب بیان فرمائے ہیں۔ سورۂ بقرہ کی ایک آیت اوپر گزری ہے جس میں فرمایا:

> ''اے ہمارے پروردگار ان لوگوں میں خود انہی میں سے ایک رسول بھیج، جو انہیں تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ (پاک) کرے۔''(۶)

سورۂ بقرہ ہی میں آگے چل کر دوسری جگہ ارشاد ہے:

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلاً مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ○ (۷)

> ''جس طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو تمہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں ان باتوں کی تعلیم دیتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔''

تیسری آیت ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤمِنِیْنَ إِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ آیَاتِہِ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ وَإِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلاَلٍ مُّبِیْنٍO (۸)

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا ان کے اندر انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان لوگوں کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور وہ ان کا تزکیہ کرتا ہے (پاک کرتا ہے) اور وہ ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور بیشک یہ لوگ اس سے پہلے صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔''

چوتھی آیت میں فرمایا:

ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِیْ الْأُمِّیِّیْنَ رَسُولاً مِّنْھُمْ یَتْلُوا عَلَیْھِمْ آیَاتِہِ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ وَإِن کَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ O(۹)

''وہ خدا ہی تو ہے جس نے ان لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور یہ لوگ پیغمبر کی بعثت سے پہلے کھلی گمراہی میں (پڑے ہوئے) تھے۔

ان آیات میں بعض الفاظ کی تقدیم وتاخیر کے ساتھ آپ ﷺ کی بعثت کے چار مقاصد بیان کیے گئے ہیں۔ لیکن تیسری آیت کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت کو بطور احسان ذکر فرمایا ہے اور مؤخر الذکر دونوں آیات میں تزکیہ یعنی فکری تربیت کو تلاوت کتاب کے بعد فوراً بیان کیا گیا ہے جس سے فکری تربیت کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

آیات کی تلاوت میں الفاظ اور معانی دونوں شامل ہیں، دونوں کا نام قرآن ہے۔ مذکورہ آیات میں تلاوت اور تعلیم کتاب کو الگ الگ بیان کر کے یہ بتا دیا گیا کہ جس طرح قرآن کریم کے معانی سمجھنا اور اس کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کرنا فرض اور اعلیٰ عبادت ہے اسی طرح اس کے الفاظ بھی مستقل مقصود اور عبادت ہیں۔ ان کی تلاوت و حفاظت فرض اور باعث ثواب عظیم ہے اور مسلمانوں کے نظامِ تعلیم کا حصہ ہے۔ اگر قرآن کریم کے معانی و مطالب کو قرآنی الفاظ کے علاوہ دوسرے الفاظ یا کسی دوسری زبان میں لکھا جائے تو وہ قرآن کہلانے کا مستحق نہیں اگر چہ مضامین بالکل صحیح اور درست ہی ہوں۔ اگر کوئی شخص قرآن کریم کے معانی ومضامین کو دوسرے الفاظ کے ساتھ بدل کر نماز میں پڑھے تو اس کی نماز ادا نہیں ہوگی۔ اسی طرح قرآن کریم کی تلاوت کا وہ ثواب جو احادیث میں وارد ہوا ہے، وہ ترجمہ کی ہوئی زبان یا بدلے ہوئے الفاظ پر مرتب نہیں ہوگا۔ اسی لئے علماء کرام نے متن کے بغیر قرآن کریم کا صرف ترجمہ لکھنے اور چھاپنے کو ممنوع فرمایا۔ جس طرح قرآن کریم کے معانی و مطالب کی تعلیم رسول کے فرائض منصبی میں داخل ہے اسی طرح الفاظ کی تلاوت اور حفاظت بھی ایک مستقل فرض ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ جو قرآن کریم کے معانی کو سب سے زیادہ جانتے اور سمجھتے تھے، انہوں نے محض سمجھ لینے اور عمل کر لینے کو کافی نہیں جانا، کیونکہ سمجھنے اور عمل کرنے کے لئے تو ایک دفعہ پڑھ لینا کافی ہوتا، بلکہ انہوں نے تمام عمر قرآن کریم کی تلاوت کو جاری رکھا۔ بعض صحابہؓ تو روزانہ ایک قرآن مجید ختم کرتے تھے، بعض دو دن میں اور بعض تین دن میں ختم کرتے تھے۔(۱۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیمی نظام رائج فرمایا، مقصد کے اعتبار سے وہ مندرجہ ذیل اجزاء پر مشتمل تھا:

۱۔ تلاوت یعنی قرآنی متن (ٹیکسٹ) کی تلاوت و تبلیغ

۲۔ فکری تربیت و تعمیر کردار یعنی تزکیہ نفس

۳۔ تعلیم کتاب یعنی قرآنی اصول و کلیات پر مبنی علوم و فنون کی تشکیل اور منتقلی،

۴۔ حکمت یعنی بصیرت، دانائی، فراست اور اصول وکلیات کا اطلاق،

یہ چار اجزاء آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بنیادی مقاصد میں شامل تھے۔ قرآن مجید میں چار مقامات پر ان اجزاء کو تھوڑے سے تغیر کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ان آیات کی روشنی میں ہمیں مقاصد تعلیم متعین کرنا ہونگے، تا کہ ہمارا طالب علم جب فارغ التحصیل ہو تو اسے قرآن کریم سے مکمل آگاہی حاصل ہونی چاہئے، اس کا دماغ فاسد افکار ونظریات (ڈارون ازم، فرائڈ ازم، سوشلزم، لادینی جمہوریت، مارکسزم وغیرہ) سے پاک ہونا چاہئے، یعنی فکری تربیت کامل درجہ کی ہو۔ اس کے اندر صالح اور درست افکار ونظریات کے بیج کاشت کرنے چاہئیں۔ یہی تزکیہ کا مقصود ومدعا ہے۔

ڈاکٹر حافظ محمد سلیم لکھتے ہیں: سیرت طیبہؐ کے حوالے سے تربیت کے تین مقاصد ہیں۔ ﴿۱﴾ تربیت باطنی، ﴿۲﴾ تربیت ظاہری، ﴿۳﴾ تربیت بذریعہ اصلاح عادات و اطوار (۱۱)

پروفیسر سید محمد سلیم لکھتے ہیں: واضح رہے اسلام کے نزدیک تعلیم وتربیت کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ اس کے کئی اجزاء ہیں۔

۱۔ تدریسی کتابوں کے ذریعہ علم سکھانا۔

۲۔ تربیت گفتار، کردار اور اطوار کو علم کے مطابق استوار کرنا۔ افکار وتصورات کو اسلامی مزاج کے سانچے میں ڈھالنا۔

۳۔ تادیب: آداب زندگی اور اقدارِ حیات کی پابندی کرانا۔ نافرمانی پر سرزنش کرنا۔

۴۔ تدریب: علوم وفنون میں مشق ومہارت حاصل کرنا۔ نیک کرداری اور خوش گفتاری کی عادت ڈالنا۔

۵۔ تلقین: وعظ ونصیحت سے عوام الناس کو دین واخلاق کی تعلیم دینا۔

۶۔ امر بالمعروف: معاشرہ میں کوشش کرنا کہ نیکیوں کو فروغ ہو اور برائیاں ختم ہوں۔ ایک مسلمان ساری زندگی سیکھتا بھی رہتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا بھی رہتا ہے۔ معلم

بھی بنا رہتا ہے اور متعلم بھی، ساری زندگی ایک درسگاہ ہے۔ (۱۲)

لیکن اسلامی تعلیمات میں تعلیم اگر جسم ہے تو تربیت اس کی روح ہے، اس لحاظ سے تربیت کے بغیر مثالی تعلیم کا تصور اور حصول مقصد ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مقاصد بعثت نبوی ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے: یتلوا علیھم آیاتہٖ ویزکیھم (۱۳) کہہ کر نبوت کا فریضہ قرار دیا کہ تعلیم کے ساتھ طلبہ کی تربیت بھی کریں، آپ ﷺ معلم کے ساتھ مربی بھی تھے، تربیت کا لفظ اضافہ، اصلاح اور اہل بنانے کے معنی میں آتا ہے۔ (۱۴) بقول بیضاوی رحمہ اللہ علیہ کے معنی ہیں رفتہ رفتہ کمال تک پہنچانا۔ (۱۵) یہی امام راغب کی رائے ہے۔ (۱۶) لہٰذا تربیت کی جامع تعریف یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر جو فطرت سلیمہ اور متنوع استعداد ودیعت کی ہے اس کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق حفاظت کرنا اور اس میں رفتہ رفتہ اضافہ کرنا یہاں تک کہ وہ درجہ کمال تک پہنچ جائے۔

اسلام دنیا کا پہلا مذہب ہے جس نے علم کے ساتھ اہل علم کو جو عزت بخشی ہے وہ اسی کا حصہ ہے قرآن کریم کی بے شمار آیات اور ذخیرۂ احادیث میرے دعویٰ کی صداقت کی گواہی دیں گی۔

جب حضرت محمد ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں پہلی وحی اتری۔ اس بات کا کوئی پتا نہیں چلتا کہ نوعمری میں آپ نے لکھنے اور پڑھنے کے فن میں حصہ لیا ہو اس کے باوجود یہ کس قدر اثر انگیز واقعہ ہے کہ خدا کے پاس سے آپ کو جو سب سے پہلی وحی آئی، اس میں آپ کو اور آپ کے متبعین کو ''اقراء'' یعنی پڑھنے کا حکم تھا اور قلم کی ان الفاظ میں تعریف کی گئی تھی کہ جملہ انسانی علم اسی سے ہے۔

''پڑھ اپنے رب کے نام سے جو خالق ہے۔ جس نے انسان کو ایک جمے ہوئے قطرۂ خون سے پیدا کیا۔ پڑھ یہ تیرا بزرگ پروردگار ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے تعلیم دی اور انسان کو وہ چیز بتائی جسے وہ نہیں جانتا تھا'' (۱۷)

یہ امر نمایاں کیے جانے کے قابل ہے کہ قریب قریب وہ تمام آیتیں جن میں لکھنے

پڑھنے یا علم سیکھنے کا ذکر ہے، وہ مکی آیتیں ہیں۔ اس کے برخلاف مدنی آیتوں میں کام کرنے اور تعمیل کرنے پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

۱۔ کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے برابر ہو سکتے ہیں؟ (۱۸)

۲۔ تم کو علم سے تھوڑی مقدار دی گئی ہے۔ (۱۹)

۳۔ اللہ سے اس کے بندوں میں صرف عالم ہی ڈرتے ہیں۔ (۲۰)

۴۔ اور کہہ میرے آقا مجھے زیادہ علم عطا کر۔ (۲۱)

۵۔ تمہیں وہ چیز سکھائی گئی جو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے آباؤ اجداد (۲۲)

۶۔ اگر زمین کے تمام درخت قلم بن جائیں اور سمندر سات دیگر سمندروں کے ساتھ سیاہی بن جائے تو بھی خدا کے کلمات ختم نہ ہو سکیں۔ (۲۳)

۷۔ قسم ہے پہاڑ کی اور قسم ہے ایک کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے ایک جھلی پر جو پھیلائی گئی ہے۔ (۲۴)

۸۔ قسم ہے دوات کی اور قلم کی اور اس چیز کی جو تم لکھتے ہو۔ (۲۵)

۹۔ اگر ہم نے تجھ پر ایک واقعی تحریری چیز کاغذ پر لکھی ہوئی بھیجی ہوتی۔ (۲۶)

۱۰۔ اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو علم والوں سے پوچھ لو۔ (۲۷)

کسی قوم میں پیغمبر کا مبعوث ہونا تعلیم کے سوا کسی اور غرض کے لیے نہیں ہوتا۔ چنانچہ فرمایا:

۱۱۔ (ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے دعا کی) اے ہمارے آقا ان کے پاس انہی میں سے ایک رسول بھیج جو انہیں تیری آیتیں سنائے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان کا تذکیہ کرے، تو ہی طاقت ور اور عقل مند ہے۔ (۲۸)

۱۲۔ وہی ہے جس نے امیوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا تا کہ انہیں اس کی آیتیں سنائے ان کا تزکیہ کرے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے۔ اگر چہ اس سے پہلے وہ خالص گمراہی میں مبتلا تھے۔ (۲۹)

حقیقت میں تبلیغ اور تعلیم ایک ہی چیز ہیں۔ خاص کر ایسے شخص کے لیے جو مذہب وسیاست کو بالکل الگ اور ایک دوسرے سے آزاد چیزیں نہ سمجھتا ہو، معلم اول اللہ کی ذات ہے۔ (۳۰) جس نے علم کی بدولت حضرت آدم علیہ السلام کو دیگر مخلوقات پر فضیلت دی۔ (۳۱) اسی فضیلت کی بدولت حضرت سلیمان علیہ السلام کے مصاحب نے بلقیس کے تخت کو پلک جھپکتے میں حاضر کر دیا۔ (۳۲) نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں بھیجے جانے کا مقصد تعلیم کتاب وحکمت کو قرار دیا گیا۔ (۳۳) اور واضح اعلان فرمادیا:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتْ (۳۴)

جنہیں ایمان کی دولت کے ساتھ علم کی دولت بھی مل گئی ان کے درجات تو بہت ہی زیادہ بلند ہیں۔

مزید یہ کہ جاہل اور عالم کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ (۳۵) آپ ﷺ پر وحی کا آغاز ہی علم اور ذریعہ علم یعنی قلم کے ذریعہ کیا گیا۔ (۳۶) یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے معلم کے منصب کو نمایاں کرنے کے لئے فرمایا: اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً (۳۷) میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں اور علماء کو اپنا وارث قرار دیتے ہوئے اعلان کیا: اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ (۳۸) نہ عابد وارث ہیں نہ مالدار صرف علماء وارثین نبوت ہیں، معلم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضرت ابوذرؓ کو نصیحت کی:

يَا أَبَاذَرِّ لَاَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةً (۳۹)

اے ابوذر تمہارا کسی کو ایک قرآنی آیت کی تعلیم دینا ایک سو نفل نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے۔

ابو درداءؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ. (۴۰)

عالم کو عبادت کرنے والے پر اسی طرح فضیلت حاصل ہے جیسے چاند کو تمام ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔

حتی کہ علم کو مال سے بھی افضل قرار دیا گیا، بخاری کی روایت ہے: آپ ﷺ نے ایک نکاح میں مال کی جگہ قرآنی سورتوں کو مہر قرار دے کر نکاح کر دیا۔ (۴۱) جنگ بدر میں اسیرانِ بدر سے مال کے بدلہ تدریس کا فریضہ ادا کروا کے اسے مال کے قائم مقام کر دیا حالانکہ اس وقت مسلمانوں کو علم کے مقابلہ میں مال کی زیادہ ضرورت تھی، حضرت علیؓ کا قول ہے:

اَلْعِلْمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ اَلْعِلْمُ يَحْرُسُكَ وَأَنْتَ تَحْرُسُ الْمَالُ (۴۲)

علم مال سے بہتر ہے، علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور مال کی تمہیں حفاظت کرنی پڑتی ہے۔

حضرت سلمان فارسیؓ سے منقول ہے علم اس خزانہ کی طرح ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ (۴۳) حضرت ابوالاسود ارشاد فرماتے ہیں:

لَيْسَ شَيْئٌ اَعَزُّ مِنَ الْعِلم۔ اَلْملوكُ حُكَّامٌ عَلَى النَّاسِ وَالْعُلَمَاءُ حُكَّامُ عَلَى الْمُلوكِ.

علم سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں۔ حکمراں لوگوں پر حکومت کرتے ہیں اور اہل علم حکمرانوں پر حکومت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں:

خُيِّرَ سُليمان بن داؤد عَليهما السَّلامَ بَين العلمِ وَالمَال وَالمُلكِ، فَاختار العلم، فاعطى المالِ والملك معه (۴۴)

حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کو علم، مال اور حکومت میں اختیار دیا گیا (کہ کسی ایک کو اپنے لئے پسند کر لیں)۔ تو (حضرت داؤد علیہ السلام) نے علم کو پسند کیا۔ تو مال وحکومت بھی انہیں اس کے ساتھ دے دیا گیا۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر کے مندرجہ بالا ارشادات سے اسلام

میں علم کی جو قدر و منزلت ہے اس کا کچھ اندازہ ہوتا ہے لیکن جو چیز اسلامی نقطہ نظر کو ایک امتیازی شان عطا کرتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیمی انقلاب کا اہم حصہ ہے وہ آپ کے تصورِ علم کی ہمہ گیری اور تربیت دینی و اخلاقی عناصر کی مقابلتاً زیادہ اہمیت و برتری ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

رضینا قسمۃ الجبار فینا، لنا العلم و للجهال مال لان المال یفنی عن قریب وان العلم باق لا یزال

ہم اللہ پاک کی اس تقسیم پر راضی ہیں کہ ہمیں علم ملا اور جاہلوں کو مال مل گیا۔ کیونکہ مال جلدی ختم ہو جائے گا مگر علم باقی رہے گا کہ اُسے زوال نہیں۔

مستشرقین کا اعتراف

مصر کے مشہور اخبار ایجپٹ (Egypt) میں ایک عیسائی عالم نے لکھا تھا: ہم عیسائیت اور اسلام کا مقابلہ کرتے ہیں تو ایک نمایاں فرق یہ نظر آتا ہے کہ عیسائی مذہب کے راستہ میں جب علوم و فنون آ گئے تو اس نے نہایت بے دردی کے ساتھ ان کو پامال کیا، لیکن اسلام نے خود علوم و فنون کی بنیادیں قائم کیں، اور عیسائیت و مجوسیت نے جن شائقینِ علوم کو شوقِ علم کے جرم میں جلاوطن کیا اسلام نے انہیں اپنے دامن میں پناہ دی، جس طرح عیسائیت علم و تمدّن کے میدان میں اسلام کے دوش بدوش نہیں چل سکتی اسی طرح اخلاقی حیثیت سے بھی اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ (۴۵) مشہور محقق و مذہبی مصنف موسیو لیبلی کا قول ڈاکٹر گستاولی بان نے اپنی کتاب ''تمدن عرب'' میں نقل کیا ہے: اسی قدر کہنا کافی ہے کہ وہ مسلمان قوم جس کو تعلیم دینے کا دعویٰ یورپ کر رہا ہے، فی الواقع وہ قوم ہے جس سے خود اسے سبق لینا چاہئے۔ (۴۶)

مقاصد بعثت یعنی تعلیم کتاب، تفہیم کتاب، حکمت و تربیت کو آپ ﷺ کے مقاصد بعثت میں شمار کیا گیا ہے۔ لیکن عہد حاضر میں نہ حکمت کا استعمال ہے نہ تربیت کا اہتمام حتی کہ تربیت پر لکھی جانے والی کتب بھی محدود دائرہ کی ترجمانی کرتی ہیں۔ موضوع کی اسی اہمیت کے

پیش نظر سیرت النبی ﷺ کا مذکورہ شمارہ مقاصد بعثت نبوی ﷺ کے عنوان سے پیش کیا جارہا ہے تاکہ ارباب حل وعقد کو اس جانب متوجہ کیا جاسکے۔ میرے سفر مصر کے دوران طویل قیام کے سبب مقالات ریویو کمیٹی کو تاخیر سے ارسال کئے گئے جوابات بھی تاخیر سے موصول ہوئے اور سفر کے سبب مصروفیات میں بھی اضافہ ہوگیا۔ دوروزہ قومی سیرت النبی ﷺ کے انعقاد کی مصروفیات کے سبب یہ سلسلہ آگے بھی جاری رہنے کا امکان ہے۔ جس کی وجہ سے ۲۰۱۱ء کے دونوں شمارے یکجا کردیئے گئے ہیں، یعنی شمارہ نمبر ۱۳-۱۴/ یکجا شائع کئے جارہے ہیں۔

جنوری ۲۰۱۱ء کا شمارہ بھی انشاء اللہ سیرت النبی ﷺ نمبر ہوگا۔ ۲۰۰۵ء سے الحمدللہ اب تک سات عدد سیرت النبی ﷺ نمبر شائع ہوچکے ہیں، بعض شماروں کی ضخامت ساڑھے آٹھ سو صفحات تک پھیلی ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے اس کوشش کو قبول فرمائے، مزید کاوشوں کی توفیق عطا فرمائے۔ ﴿آمین﴾

چیف ایڈیٹر
پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

حواشی وحوالہ جات

۱۔ سورہ التین، آیت ۴
۲۔ قرطبی، الجامع الاحکام القرآن، دیکھئے ذیل تفسیر التین.
۳۔ سورہ بقرہ، آیت ۲۶
۴۔ پانی پتی، قاضی ثناء اللہ، تفسیر مظہری، ج ۱۰، ص ۲۹۷
۵۔ سورہ بقرہ، آیت ۱۲۹
۶۔ ایضاً
۷۔ سورہ بقرہ، آیت ۱۵۱
۸۔ سورہ آل عمران، آیت ۱۶۴
۹۔ سورہ جمعہ، آیت ۲-۳
۱۰۔ محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، مطبوعہ ادارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی، ج ۱، ص ۳۳۰

۱۱۔ محمد سلیم، ڈاکٹر حافظ۔ مقالہ عہد نبوی کا نظام تعلیم و تربیت بذیل سیرت رسول اور ملت اسلامیہ کے موجودہ مسائل لاہور، کاروان ادب اردو بازار ۱۹۸۹ء ص/۲۷۰

۱۲۔ محمد سلیم، پروفیسر سید۔ اسلامی تعلیم بنیادی تصورات و افکار ص/۸۰

۱۳۔ سورۂ آل عمران/ ۱۶۴،

۱۴۔ الخلاوری، عبدالرحمن اصول التربیة الاسلامیة وأسالیبہا فی البیت والمدرسة والمجتمع دارالفکر دمشق سوریہ ۱۹۸۳ء

۱۵۔ قاضی بیضاوی، انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بالتفسیر البیضاوی، ج/ ۱، دیکھئے ب کے ذیل میں۔

۱۶۔ اصفہانی، امام راغب، کتاب المفردات بذیل مادہ،

۱۷۔ سورہ العلق/۱۔۴

۱۸۔ سورہ زمر/۹

۱۹۔ سورہ بنی اسرائیل/۸۵

۲۰۔ سورہ فاطر/۲۸

۲۱۔ سورہ طٰہٰ/۱۱۴

۲۲۔ سورہ انعام/۹۲

۲۳۔ سورہ لقمان/۲۷

۲۴۔ سورہ طور/ ۱۔۳

۲۵۔ سورہ قلم/۱

۲۶۔ سورہ انعام/۷

۲۷۔ سورہ نحل/۴۳

۲۸۔ سورہ البقرة/ ۱۲۹

۲۹۔ سورہ جمعہ/۲

۳۰۔ سورہ البقرہ/ ۳۱،

۳۱۔ سورہ البقرہ/ ۳۱ اور ۳۳،

۳۲۔ سورہ النمل/ ۴۰، میں دعویٰ کے الفاظ ہیں۔ أَنَا آتِيْکَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ إِلَيْکَ طَرْفُکَ

۳۳۔ تین مقامات پر مقاصد بعثت کی نشاندہی کی گئی ہے۔ پہلی سورۃ البقرة/ ۱۲۹، دوسری سورہ آل عمران/ ۱۶۴، تیسری سورہ الجمعة/ ۲ میں،

۳۴۔ سورۂ المجادلة/ ۱۱،

۳۵۔ سورۂ الزمر/ ۹،

۳۶۔ سورۂ العلق/ ۱۔۴،

۳۷۔ ابن ماجه، ابوعبداللّٰه محمد بن يزيد سنن ابن ماجه داراحياء التراث العربی بيروت ۱۳۹۵ھ، ج/ ۱،ص/۸۳، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم،

۳۸۔ ابوداؤد، سليمان بن اشعث صحيح سنن أبوداؤد محمد ناصرالدين البانی مكتبه التربية العربية لدول الخليج ۱۴۰۹ھ، ج/ ۲،ص/۲۹۴ حديث نمبر ۹۲، اور صحيح البخاری محمد بن اسماعيل بخاری،باب العمل قبل القول و العمل الصحيح، ج/ ۱،ص/۱۸۹،

۳۹۔ ابن ماجه، ابوعبداللّٰه محمد بن يزيد سنن ابن ماجه داراحياء، التراث العربی بيروت ۱۳۹۵ھ حديث نمبر ۲۱۹،

۴۰۔ ابوداؤد سليمان بن اشعث صحيح سنن ابوداؤد البانی، ج/ ۲،ص/۲۹۴، حديث ۹۲،

۴۱۔ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری بشرح صحيح البخاری دارالريان للتراث ۱۴۰۷ھ، ج۱، حديث ۱۴۳،

۴۲۔ غزالی، ابوحامد محمد بن محمد احياء علوم الدين دارالمعرفة بيروت، ج/ ۱،ص/۱۷۔۱۸،

۴۳۔ موسوعة نضرة النعيم، مطبعة الفهد بن عبدالعزيز المملكة العربية السعوديه ۱۹۹۱ء/ ج ۷، ص۲۹۷۶،

۴۴۔ غزالی، ابوحامد محمد بن محمد احياء علوم الدين، ج۱، ص/۱۴،

۴۵۔ آئینه حقیقت نما،ص/۵۷،

۴۶۔ گستاولی بان، ڈاکٹر ،تمدن عرب ، مترجم مولوی ... علی بلگرامی، مطبوعه مفید عام آگره ۱۸۹۶ء، ص۲۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعلیم وتربیت کی اہمیت بعثت نبوی ﷺ سے پہلے اوراس کے بعد سیرت طیبہ ﷺ کے تناظر میں

پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا
صدر شعبہ اسلامیات، پاکستان شپ اونرز گورنمنٹ ڈگری کالج
ریسرچ اسکالر وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی

ABSTRACT

Prof. Muhammad Mushtaq Kalota

Islam is the religion of peace, and it is one of the most sacred and trustworthy religions, which has given us guidance in every aspect of life. Islam has given us education with knowledge which has no limits. The Holy Quran is the most sacred book of Allah revealed on Prophet Muhammad (SAW), for the upliftment guidance and enriched messages to the humanity.

Education is the knowledge of putting one's potentials to maximum use. Without education, no one can find the proper right path in this world.

To seek knowledge is a sacred duty, it is obligatory on every Muslim, male and female. The first word revealed of the Qur?cn was "Iqra" READ!

"Read! In the Name of your Lord Who has created (all that exists). He has created man from a clot (a piece of thick coagulated blood). Read! And your Lord is the Most Generous. Who has taught (the writing) by the pen. He has taught man that which he knew not" [Quran, Sura Al-Alaq 1-5]

Training and Development with education is very important. It is the framework for helping children to develop their